OPEN ACCESS
ABHATH
(Research Journal of Islamic Studies)
Published by: *Department of Islamic Studies, Lahore Garrison University, Lahore.*

ISSN (Print) : 2519-7932
ISSN (Online) : 2521-067X
January-March-2024
Vol: 9, Issue: 33
Email:abhaath@lgu.edu.pk
OJS:https://ojs.lgu.edu.pk/index.php/abhath/index

ڈاکٹر مسعود احمد کے رسائل (انٹر نیشنل سیریز) کا تعارف و تجزیہ

Analysis and Introduction of Dr Masood Aḥmad's Rasail (International Series)

Sultan Sikandar
Assistant Professor, Govt. Islamia Graduate College, Railway Road, Lahore:sultanpu3@gmail.com

Hafiz Naseer Aḥmed
Assistant Professor Govt. M.A.O. Graduate College, Lahore: drnaseerAḥmed7@gmail.com

Abstract

Islām is a complete code of life that provides solutions to the spiritual and material problems of man's individual and collective lives. In the teachings of Islam, there are no separate standards of religion and worldly affairs. There is no dual concept of education in schools, madāras and mosques, but nowadays these two fields are considered separately, which in itself leads to two extremes. There are very few scholars who have presented the concept of their integration and presented a practical model. One of these personalities is the name of Dr. Masood Aḥmed (deceased: 2008), a master of both religious and worldly sciences. He was the luminary of a scholarly family as his father was associated with the profession of the imam of Delhi's Jama Masjid, but he did his doctorate from a university along with traditional religious education, He was an imam of mosque as well as a professor in the college. He also remained a professor and trained people all his life. This article presents an analytical study of the comprehensive style and personality of Dr Masood Aḥmed. He conveyed the rules of religion to the people in the light of Qurān and Sunnah. The focus of his teachings was the reformation of life matters.

Keywords: Dr. Masood Aḥmed, Rasail, International Seeries,

برصغیر پاک و ہند میں سلسلہ نقشبندیہ کی اشاعت و تبلیغ کا فریضہ سر انجام دینے والوں میں سے قابل قدر نام پروفیسر مسعود احمد مجددی صاحب کا ہے، جو دہلی شہر کے نامور اہل علم، مفتی مظہر اللہ دہلوی کے صاحبزادے تھے۔پروفیسر صاحب کی پیدائش دہلی شہر میں ۱۹۳۰ء کو ہوئی۔آپ نے ابتدائی تعلیم دہلی میں مدرسہ عالیہ مسجد فتح پوری میں لی۔یہ ادارہ پروفیسر صاحب کے آباؤاجداد کی یادگار ہے۔اپنی علمی پیاس بجھانے کے لیے آپ نے مختلف جامعات و مدارس کا رُخ کیا اور ۱۹۷۱ء میں سندھ یونیورسٹی سے اردو میں PhD کی ڈگری حاصل کی، آپ کے مقالہ تحقیق کا عنوان " قرآنی تراجم و تفاسیر " تھا، جس میں آپ سے اپنے عہد تک قرآن کریم کے تراجم و تفاسیر کے حوالے سے شائع شدہ مواد کا تجزیاتی مطالعہ پیش کیا۔آپ نے اپنے عہد کے نامور اساتذہ کرام سے کسب فیض کیا۔آپ کے اساتذہ کرام میں غیر معمولی اہمیت کا حامل نام آپ کے والد گرامی، مفتی مظہر اللہ دہلوی صاحب کا ہے۔جن سے آپ نے دینی علوم و فنون کی تحصیل کی۔

مرحلہ تعلّم کی تکمیل کے بعد آپ نے تدریس کو بطور پیشہ اختیار کیا۔آپ ایک نامور استاذ شمار کیے جاتے ہیں۔آپ کی شخصیت میں تدریس کے ساتھ ساتھ غیر معمولی انتظامی صلاحیت پائی جاتی تھی۔جس کا عملی ثبوت متعدد سرکاری کالجز میں بطور پرنسپل تعیناتی ہے، آپ مختلف انتظامی و کلیدی عہدوں پر تادم زیست خدمات سر انجام دیتے رہے۔آپ کو قدرت نے قلم کی صفت سے بھی حصہ وافر عطا فرمایا تھا، جس کا عملی اظہار آپ کی ایک صد سے زائد تصانیف ہیں۔آپ نے کثیر الجہت موضوعات پر خامہ فرسائی فرمائی، ان تصانیف میں سے کم و بیش چالیس کتب کے دنیا میں رائج مختلف زبانوں جیسے انگریزی، فرانسیسی، سندھی، پشتو، بلوچی، فارسی اور عربی میں تراجم ہو چکے ہیں۔آپ کی فکر و تصانیف پر حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت احمد رضا بریلوی علیہما الرحمہ کے افکار نے گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔جس کے ساتھ ساتھ حضرت جلال الدین رومی اور ڈاکٹر محمد اقبال علیہما الرحمہ کے افکار بھی مصدری حیثیت کے حامل ہیں۔

آپ کی چند نمایاں مصنّفات ؛حیات امام اہل سنت، فاضل بریلوی علماء حجاز کی نظر میں، رئیس الفقہاء، خلفائے اعلیٰ حضرت، جدید و قدیم سائنسی افکار و نظریات، رہبر و رہنما اور آئینہ رضویات ہیں۔ان کے علاوہ آپ کی تصانیف کی وہ سیریز ہے جو اس مقالہ کا مرکزی موضوع ہے۔اس سلسلہ تصانیف میں معاشرتی، معاشی، سیاسی، تہذیبی اور تمدنی، انفرادی اور اجتماعی سطح پر تربیتی امور کی جھلک نظر آتی ہے۔

۲۷ اپریل ۲۰۰۸ء کو آپ واصل بحق ہوئے اور سر زمین کراچی میں مدفون ہوئے[1]۔آپ کی قبر مرجع خلائق ہے۔آپ کے معتقدین ہر سال پروفیسر حافظ محمد رفیق مسعودی کی سر پرستی میں ہمدرد سینٹر نزد جین مندر سٹاپ، لاہور میں آپ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے متعدد تربیتی نشستوں کا اہتمام کرتے ہیں۔

بین الاقوامی سلسلہ اشاعت کے پہلے نمبر کا ٹائٹل "عیدوں کی عید" ہے جس کو مظہری پبلیکیشنز، کراچی، اسلامی جمہوریہ پاکستان نے ۱۹۹۲ء میں شائع کیا ہے۔ یہ مضمون اردو، انگریزی، فرنچ، ہندی، عربی اور فارسی ۶ مختلف زبانوں میں ترجمے کے ساتھ شائع ہوا۔

اس کا مرکزی موضوع آقائے دو جہاں ﷺ کی ولادت باسعادت کا تذکرہ ہے، جس میں سب سے پہلے نور محمدی کی تخلیق پھر نبوت سے سرفراز کیے جانے کا تذکرہ ہے۔جس کی قابل قدر بات یہ ہے کہ حضور مسعود ملت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَامْ کے ایام ولادت کو" ایام اللہ"یعنی اللہ کے دنوں میں شمار کیا ہے اور حضور کے ساتھ فکری اور حُبّی تعلق کے ساتھ ساتھ بعض مقامات پر عملی تعلق قائم کرنے پر زور دیا ہے۔

اس ضمن میں آپ فرماتے ہیں کہ محب ہمیشہ محبوب کے ذکر کو نہ صرف پسند کرتا ہے بلکہ ہر وقت خواہش مند رہتا ہے کہ ہر کوئی ذکر محبوب سننے اور کرنے کا مشتاق رہے اور اس کے بر خلاف نہ کرے، حقیقی خوشی تو محبوب کی اداؤں کو عمل کے اعتبار سے زندہ کرنا ہے۔حضرت مسعود ملت لکھتے ہیں:

" ہر سال محبوبِ ربِ العالمین ﷺ کی آمد کی خوشی منائیں جس طرح ہمارے ان اکابر و اسلاف نے خوشی منائی جن کے دم سے اسلام کی رونق ہے[2]"۔اسی حقیقت کو انگریزی میں یوں بیان کیا گیا ہے:

"The truth of the matter is, genuine celebration lies in acting upon the suna of our holy prophet (PBUH) in every field of our lives, at all times. Then each year Express boundless Joy at the auspicious birth of the holy prophet in accordance with the practice of our illustrious predecessors who had championed the cause of Islam[3]".

حضرت مسعودِ ملت اس آرٹیکل کا اختتام اس دعا پر کرتے ہیں کہ باری تعالیٰ ہمیں حضور ﷺ کی سیرت مبارکہ کو اس ذوق سے اپنانے کی توفیق بخشے کہ ہمارا یہ طرز عمل دوسروں کے لیے مثال بن جائے۔

---

[1] ماہنامہ کنزالایمان، دہلی، جون سنہ ۲۰۰۳م، ص:۳۶۔۳۷۔
Kanzul Imān, Monthly Magazine, June 2003, P. 36-37.

[2] ڈاکٹر مسعود احمد، عیدوں کی عید، ادارہ مسعودیہ، ناظم آباد، کراچی: ۱۹۹۶م، ص:۲۹۔

[3] Dr. Masood Aḥmed, Eidon ki Eid (English Translation), Idara Masoodia, Karachi, P:29.

ڈاکٹر صاحب نے قرآن و سنت سے استدلال کے ساتھ ساتھ اقبالیات سے بھی اپنے موقف پر استدلال کیا ہے۔ محبتِ مصطفیٰ کی اہمیت کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

" بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست   اگر بہ او نرسیدی تمام بولہبی است [4]"

بین الاقوامی سلسلہ اشاعت نمبر ۲ "علم غیب " کے عنوان سے ہے۔ یہ مضمون اپنے متن کے صفحات کے اعتبار سے ۱۷ صفحات پر مشتمل ہے۔ جس کے حواشی 3 صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں۔ ان حواشی کی تعداد ۶۷ ہے۔

اس مقالے میں آپ نے خصوصًا دورِ جدید میں علم کو ایک عظیم قوت قرار دیا ہے اور قرآنِ مجید میں علم اور اس کے مشتقات کے ۸۰۰ اور کتاب اور کتابت کے مشتقات کے ۶۰۰ دفعہ مذکور ہونے کا ذکر کر کے قرآنِ مجید کے علم اور کتاب کی تعلیم پر زور دینے کو واضح کیا ہے۔ آپ کے نزدیک علم کی دو قسمیں ہیں؛ ایک ظاہری علم ہے جو دینی و دنیاوی تعلیمی اداروں میں حاصل کیا جاتا ہے تاہم علم باطنی ، جسے قرآن مجید نے علم لدنّی سے تعبیر فرمایا ہے، براہ راست کسی شیخ اور رہبر سے حاصل کیا جاتا ہے، اسی کو کتاب لاریب نے سورہ کہف آیت نمبر ۶۵ میں ذکر کیا ہے۔ یہی علم دیگر علوم پر حاوی ہے، جو محض عطائے ربانیہ سے نصیب ہوتا ہے۔ یہ علم محض وہبی ہے، کسب و ریاضت کا اس کا تعلق نہیں ہے۔ آپ قاری کے تمام شکوک و شبہات کے ازالہ کے لیے فرماتے ہیں:

" غیب اللہ ہی کے لیے ہے کوئی از خود غیب نہیں جانتا اور نہ بغیر عطائے الٰہی کسی کے پاس اللہ کے خزانے ہیں۔ ان آیات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ نے کہیں یہ نہ فرمایا کہ یہ علم غیب ہم کسی کو عطا نہیں فرماتے اور یہ خزانے ہم کسی کو نہیں دیتے۔ یہی سب سے اہم نکتہ ہے جس پر مسلمانوں کو غور کرنا چاہیے [5]"

حضرت مسعودِ ملت نے دو آیات مبارکہ کا ترجمہ بطور دلیل ذکر فرمایا ہے:

" غیب کا جاننے والا وہی ہے سو وہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا ہاں مگر اپنے کسی برگزیدہ پیغمبر کو [6]"۔

" اور اللہ ایسے امور غیبیہ پر تم کو مطلع نہیں کرتے لیکن ہاں جس کو خود چاہیں اور وہ اللہ کے پیغمبر ہیں ان کو منتخب فرما لیتے ہیں [7]"۔

---

[4] ڈاکٹر محمد اقبال (۱۹۳۸ م)، کلیات اقبال، ارمغان حجاز بعنوان، حسین احمد، اقبال اکادمی، پاکستان، طبع دوم: ۱۹۹۴ م۔
Dr. Muhammad Iqbāl, Kulyāt e Iqbāl, Armughan-e-Hijāz, Iqbāl Academy, Pakistan.

[5] ڈاکٹر مسعود احمد، علم غیب، ادارہ مسعودیہ، ناظم آباد، کراچی: ۱۹۹۶ م، ص: ۳۔۷۔
Dr. Masood Aḥmed, Ilm-e-ghaib, Idara Masoodia, Karachi, P:3-7.

[6] سُورَۃُ الْجِنِ: ۲۶۔
Al-Qurʾān: 70:26.

[7] سُورَۃُ آلِ عِمْرٰنِ: ۱۷۹۔
Al-Qurʾān: 3:179.

اس کے علاوہ مختلف انبیائے کرام علیہم السلام کو علم عطا کیے جانے کے حوالے سے ۱۱آیات مبارکہ سے استدلال فرمایا ہے جن میں حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کے حوالے سے ایک ارشاد باری تعالیٰ درج ذیل ہے:

"اور میں تم کو بتلا دیتا ہوں جو کچھ اپنے گھروں میں کھاتے ہو اور جو رکھ آتے ہو[8]"[9]۔

بین الاقوامی سلسلہ اشاعت نمبر ۳ "نسبتوں کی بہاریں "کے عنوان سے ہے یہ مضمون بیس صفحات پر مشتمل ہے۔اس کے ہر صفحہ کے نیچے یعنی footnote میں حوالہ جات سے اس کو مزین کیا گیا ہے حوالہ جات کی کل تعداد ۹۳ ہے اس مقالے کا مرکزی موضوع یہ ہے کہ نسبت ایک عظیم حقیقت ہے ،عالی نسبتوں سے بے قیمت چیزیں قیمتی ہوتی چلی جاتی ہیں ،اسلامی معاشرے کا قیام اور بقاء بھی نسبتوں کی پاسداری پر ہے،اسی لیے اللہ پنے نبیوں ، رسولوں، ولیوں اور بزرگوں کا ادب سکھایا ہے اس کے بغیر مستحکم معاشرے کا قیام ممکن نہیں ، یہ نسبت ہی ہے کہ اللہ نے نبی رحمت ﷺ سے نسبت رکھنے والے شہر مکہ کی قسم کھائی (سُوْرَۃُ الْبَلَدِ آیت نمبر ۱۳) حضور ﷺ نے زیارت قبور کا حکم بھی اس لیے دیا کہ مرحومین سے نسبت قائم رہے اور ان کے لیے دعائے خیر ہوتی رہے اور آپ خود بھی قبروں کی زیارت کے لیے تشریف لے جایا کرتے ،حضرت مسعودِ ملت فرماتے ہیں غور فرمائیں، خوب غور فرمائیں۔

حضور انور ﷺ نے اپنی قبر شریف کی زیارت کا حکم دیا کہ قبر کو آپ کے جسم مبارک سے نسبت ہے۔ رمضان المبارک کا ایک امتیاز یہ بتایا گیا کہ اس میں قرآن نازل ہوا اس کو نزول قرآن سے نسبت ہے۔چاہِ زمزم کو حضرت اسماعیل علیہ اسلام کے نقشِ پا سے نسبت ہے۔

ازواج مطہرات بھی بظاہر عورتیں ہی تھیں لیکن حضور ﷺ کی نسبت نے ان کو کیا سے کیا بنا دیا ارشاد ہوا:"اے نبی کی بیویوں تم میں سے کوئی دوسری عورتوں کی طرح نہیں[10]" ۔

حضور ﷺ نے ان سمتوں کا بھی ادب سکھایا ہے جو محترم و معزز چیزوں کی طرف واقع ہوں چناں چہ بیت اللہ کی سمت تھوکنے سے منع فرمایا اس کے علاوہ تابوت سکینہ ،حضرت یوسف علیہ اسلام کی قمیض، حضرت صالح علیہ اسلام کی اونٹنی،اصحاب کہف کا کتا،اصحاب کہف کی غار پر مسجد کی تعمیر،حضرت عیسیٰ علیہ اسلام اور

[8] سُوْرَۃُ آلِ عِمْرٰن: ۴۹۔

Al-Qurʾān: 3:49.

[9] ڈاکٹر مسعود احمد ،علم غیب، ص: ۳۔۷۔

Dr. Masood Aḥmed, Ilm-e-ghaib, P:3-7.

[10] سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب: ۲۲۔

Al-Qurʾān: 33:22.

حضرت یحییٰ علیہ اسلام کے یوم ولادت اور یوم وصال کی نسبتیں مقامِ ابراہیم، صفا اور مروہ کی پہاڑیاں، منی کی ابراہیمی کنکریاں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حجر اسود کو صرف اس لیے بوسا دینے کا اعلان کرنا کہ تجھے نبی کریم ﷺ نے چوما، اس کے علاوہ حضرت مسعود ملت نے اپنے اس مقالے میں اٹھائیس نسبتوں کا ذکر فرمایا ہے[11]۔

بین الاقوامی سلسلہ اشاعت نمبر ۵ ''نئی نئی باتیں '' کے عنوان سے ہے۔اس کتاب کا متن ۴۲ صفحات پر مشتمل ہے۔اس کے حواشی ۶ صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں۔حواشی کی تعداد ۱۳۲ ہے، جن میں سے ۱۰۹ حوالہ جات صرف قرآنِ مجید فرقانِ حمید کی آیاتِ بینات سے دیے گئے ہیں۔

بدعت کے بارے میں قرآن و سنت سے مستنبط اصول ذکر کرنے اور علماء اور فقہاء کے اقوال ذکر کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں۔خلاصہ کلام یہ ہے کہ جو چیز اصول و قواعد سنت کے مطابق ہو یا اس سے قیاس کی گئی ہو وہ بدعتِ حسنہ ہے جو اس کے مخالف ہو وہ بدعتِ سیئہ ہے، ساری بدعتیں ایک جیسی نہیں[12]۔

مزید آگے چل کر تحریر فرماتے ہیں کہ ''حقیقت یہ ہے کہ بدعت کی خرابی اس وقت ظاہر ہوتی ہے جب کوئی کسی اچھے نو پیدا عمل کو فرض جان کر لازم کر لے اور اس کو دین کا ایسا جز سمجھنے لگے جو جدا نہ ہو سکے اور اس کی شناخت بن جائے۔اس پر عمل نہ کرنے والوں کو برا سمجھے بلکہ ان سے قطع تعلق کر لے اور اس طرح ایک مستحب کی خاطر فرض کو چھوڑ دے۔بدعات حسنہ کے بارے میں یہ طرز عمل رکھنا چاہیے جو کرتا ہے، کرنے دیں جو نہیں کرتا اس کو برا نہ کہیں اس سے تعلق ختم نہ کریں، اس سے بدگمان نہ ہوں جب تک کہ اس سے کوئی ایسی بات صادر نہ ہو جائے جس سے قطع تعلق لازم ہو جائے[13]''۔

حضورِ انور ﷺ نے مستقبل میں آنے والی بہت سی بدعتوں کی پہلے سے ہم کو خبر دی۔یہ بدعتیں مذہبی بھی ہیں، اخلاقی بھی، تمدنی بھی ہیں، تہذیبی بھی، معاشرتی بھی ہیں اور تعلیمی بھی، ان میں سنت حسنہ بھی ہیں اور سنتِ سیئہ بھی، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ زمانہ کی حرکی قوت پر حضور انور ﷺ کی نظر تھی اور آنے والی تبدیلیوں کو بچشم خود ملاحظہ فرما رہے تھے[14]۔

---

[11] ڈاکٹر مسعود احمد، نسبتوں کی بہاریں، ادارہ مسعودیہ، ناظم آباد، کراچی: ۱۹۹۶ء، ص: ۱۹۔
Dr. Masood Aḥmed, Nisbaton ki Baharen, Idara Masoodia, Karachi, P: 19.

[12] ڈاکٹر مسعود احمد، نئی نئی باتیں: ادارہ مسعودیہ، ناظم آباد، کراچی: ۱۹۹۶ء، ص: ۲۳۔
Dr. Masood Aḥmed, Nae nae baten, Idara Masoodia, Karachi, P: 23.

[13] ایضاً، ص: ۲۴۔

Ibid, P: 24.

[14] ڈاکٹر مسعود احمد، نئی نئی باتیں: ادارہ مسعودیہ، ناظم آباد، کراچی: ۱۹۹۶ء، ص: ۲۹ ۔

بین الاقوامی سلسلہ اشاعت نمبر ٦ ''عورت اور پردہ'' کے عنوان سے ہے۔ اس مضمون کا متن ۱۴ صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔اس کے حواشی کی تعداد ۳۹ ہے، اس کا مرکزی موضوع اسلام میں عورت کا مقام و مرتبہ ہے۔

حضرت مسعود ملت نے اسلام اور دوسرے مذاہب کے درمیان عورت کے مقام و مرتبے کا موازنہ کیا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ سوائے قرآن حکیم کے کسی دوسری کتاب یا مذہب نے عورت کو اس کی شایان شان عزت سے نہیں نوازا۔

سُورَۃُ مَرۡیَمَ حضرت مریم عَلَيْهَاالسَّلَامْ کے نام سے ہے ،سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ، سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ ،سُوْرَةُ النُّوْرِ میں مستوارات کے مسائل پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ پھر متعدد خواتین کو نام ذکر کیے بنا قرآنِ مجید میں موضوع بحث بنایا گیا ہے مثلاً حضرت حوا، حضرت عائشہ، حضرت زکریا اور حضرت ابراہیم کی ازواج مطہرات، حضرت شعیب کی صاحبزادیاں، حضرت موسیٰ کی والدہ اور ہمشیرہ، حضرت یوسف کی زوجہ محترمہ، حضرت مریم، ملکہ فرعون، ملکہ سبا اور صحابیات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُنَ ۔ آپ مزید لکھتے ہیں:

" اللہ تعالیٰ نے عورت اور مرد کے فطری تعلق کو اتنا پاکیزہ بنایا اور اس کو اپنی نشانیوں میں سے ایک نشانی قرار دیا۔ اللہ تعالیٰ نے خواتین کو دین میں بڑی نرمیاں دی ہیں اور رنج و مصیبت میں ان کا پاس اور لحاظ رکھا ہے"۔

سُوْرَةُ النُّوْرِ اور سُوْرَةُ الاحْزَابِ میں عورتوں کے پردے سے متعلق جن آداب کا تذکرہ ہے، وہ لائق توجہ ہیں ۔ان کو بغیر ضرورت گھر سے باہر نکلنے سے منع فرمایا ہے[15]۔قرآن مجید میں مزید ارشاد ربّانی ہے:

" دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور غیر مردوں کو اپنا سنگھار نہ دکھائیں[16]"۔

تاہم ان رشتہ داروں پر عورت کے زینت ظاہر کرنے میں حرج نہیں مثلاً خاوند، باپ، سسر، بیٹے ، بھانجے، بھتیجے، بہت ہی بوڑھے اور نابالغ ملازم اور نو عمر لڑکے[17]۔ایک مقام پر فرمان مبارک ہے:

Dr. Masood Aḥmed, Nae nae baten, Idara Masoodia, Karachi, P: 29.

[15] سُورَۃُ النُّورِ: ۳۳۔

Al-Qurʾān: 24:33.

[16] ایضاً: ۳۱۔

Ibid: 24:31.

[17] سُورَۃُ النُّورِ: ۳۳۔

Al-Qurʾān: 24:33.

مستورات جب گھر سے باہر جائیں تو چادر کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈال لیں تاکہ پہچانی جائیں (کہ شریف ہیں) اور شرارت کرنے والے چھیڑ چھاڑ نہ کریں [18]۔اس کے ساتھ ساتھ مسلمان مردوں کو حکم دیا جائے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں[19]۔اس کے ساتھ ہی مسلمان عورتوں کو بھی حکم دیا جائے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں[20]۔

بین الاقوامی سلسلہ اشاعت نمبر ۷ "قبلہ" کے عنوان سے ہے۔اس آرٹیکل کا متن ۴۰ صفحات پر مشتمل ہے اور سو سے زیادہ حوالہ جات دے دیئے گئے ہیں۔ان حوالہ جات میں زیادہ تر حوالے آیات قرآنیہ سے ہیں جو" آیات الاحکام "کی حیثیت رکھتی ہیں۔ہجرت مدینہ کے ۱۷ ماہ بعد تبدیلی قبلہ کے روح پرور واقعات بیان کیے ہیں۔آپ نے یہ نکتہ سمجھایا ہے کہ عبادت کا جلالی قبلہ خانہ کعبہ اور جمالی قبلہ روضۂ رسول ہے۔

حضرت مسعودِ ملت رحمۃُاللہِ عَلَیہِ نے روضۂ رسول ﷺ پر حاضری اور سلام پیش کرنے کے حوالے سے احمد رضا خان بریلوی رَحمۃُاللہِ عَلَیہِ کی چند تعلیمات اور نصیحتیں ذکر کی ہیں[21]۔

1: خبردار جالی شریف کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے سے بچو! کہ خلاف ادب ہے بلکہ چار ہاتھ فاصلے سے زیادہ قریب نہ ہو جاؤ۔

2: قبر کریم کو ہر گز پیٹھ نہ کرو۔

3: روضہ اقدس انور کا نہ طواف کرو نہ سجدہ نہ اتنا جھکنا کے رکوع کے برابر ہو۔

آپ لکھتے ہیں "اس دربار کا یہی ادب ہے کہ نہ دعا کے وقت پیٹھ پھیرے اور نہ جذبات سے مغلوب ہو کر جالی شریف کو ہاتھ لگائے یہ گناہ گار ہاتھ اس لائق کہاں[22]"۔

---

[18] سُورَۃُالاحزَاب:۵۹۔

Al-Qurʾān: 33:59.

[19] سُورَۃُالنُّور:۳۰۔

Al-Qurʾān: 24:30.

[20] ایضاً:۳۱۔

Ibid,: 24:31.

[21] ڈاکٹر مسعود احمد، قبلہ، ادارہ مسعودیہ، ناظم آباد، کراچی: ۱۹۹۶ام، ص:۲۵۔

Dr. Masood Aḥmed, Qibla, Idara Masoodia, Karachi, P:25.

[22] ڈاکٹر مسعود احمد، قبلہ، ادارہ مسعودیہ، ناظم آباد، کراچی: ۱۹۹۶ام، ص:۳۷۔

Dr. Masood Aḥmed, Qibla, Idara Masoodia, Karachi, P: 37.

بین الاقوامی سلسلہ اشاعت نمبر۹ " خلاصہ تقلید" کے عنوان سے ہے۔اس مقالہ کا متن ۱۳ اور حواشی تین صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں۔ حواشی کی تعداد ۵۲ ہے۔اس مضمون کا مرکزی موضوع تقلید کی ضرورت اور اہمیت ہے آپ فرماتے ہیں: "تقلید ہر انسان کی ضرورت ہے ہر مسلمان کی بھی ضرورت ہے اس کے بغیر چارہ نہیں تعلیم و تہذیب اور تمدن میں ہر قسم کی ترقیاں اسی کے مرہون منت ہیں تقلید کی ضرورت نہ ہوتی تو قرآنِ مجید کافی تھا حیات پاک کا عملی نمونہ تقلید کی اہمیت پر گواہ ہے[23]"۔

بین الاقوامی سلسلہ اشاعت نمبر ۱۱ "فاروق اعظم کا غیر مسلموں سے حسن سلوک" کے عنوان سے ہے۔یہ لیکچر ۳۶ صفات پر مشتمل ہے۔اس کے مصادر اور حواشی کی تعداد ۵۷ ہے۔اس مقالے میں حضرت عمر کے غیر مسلموں کے ساتھ حسن سلوک کی تفصیل بیان کی گئی ہے کہ آپ نے ذمی رعایا کو وہ حقوق عطا فرمائے جو اس عہد کی دوسری سلطنتوں میں بھی رعایا کو حاصل نہ تھے۔حضرت مسعودِ ملت نے مشہور مستشرقین میں سے ڈبلیو منٹگمری واٹ ،ٹی ڈبلیو آرنلڈ ، ٹی پی ہیوز ، فلپ کے ہٹی اور مشہور مؤرخ امیر علی کی فاروق اعظم کی اس رواداری کی گواہی کا تذکرہ کیا ہے کہ مسلمانوں کو حکم لوگوں کے دین میں مداخلت سے روک دیا گیا ہے[24]۔

اس کے علاوہ حضرت مسعودِ ملت نے حضرت عمر فاروق پر جو غیر مسلموں پر ظلم کرنے کے حوالے سے الزامات لگائے گئے ان میں سے آٹھ اعتراضات کا ذکر کر کے ان کا مدلل جواب دیا ہے[25]۔

بین الاقوامی سلسلہ اشاعت نمبر ۱۲ "مصطفوی نظام معیشت " کے عنوان سے ہے۔اس مقالہ کا متن ۳۰ اور حواشی ۲ صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں۔حواشی کی تعداد ۴۴ ہے۔صاحب کتاب نے اسلامی نظام معیشت پر چھ آیات اور چار احادیثِ مبارکہ نقل کرنے کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ حضور ﷺ کا پیش کردہ نظام معیشت انسانوں کو راحت پہنچانے کی تعلیم دیتا ہے، اور آسانیاں فراہم کرتا ہے۔یہ نظام کسی خاص خطے اور خاص زمانے کے لیے ہی قابل عمل نہیں ہے، بلکہ زمان و مکان کی قید سے مبرّا ہے۔جس کے لیے سب سے پہلے اصلاح افکار کی

---

[23] ڈاکٹر مسعود احمد، خلاصہ تقلید، ادارہ مسعودیہ، ناظم آباد، کراچی: ۱۹۹۶ء، ص: ۲۔

Dr. Masood Aḥmed, Khulasa e Taqleed, Idara Masoodia, Karachi, P:2.

[24] ڈاکٹر مسعود احمد، فاروق اعظم کا غیر مسلموں سے حسن سلوک، ادارہ مسعودیہ، ناظم آباد، کراچی: ۱۹۹۶ء، ص: ۳۰۔

Dr. Masood Aḥmed, Farooq e Azam ka ghair mulimon sy husn e salook, Idara Masoodia, Karachi, P: 30.

[25] ایضاً، ص: ۱۴۔

Ibid, P: 14.

ضرورت ہے۔اس میں بنیادی فکر توحید باری تعالیٰ پر ایمان کے ساتھ انسانی سعی و کاوش ہے، مزید براں مال کی ہوس سے چھٹکارا پانا اور رضائے باری تعالیٰ کے لیے مخلوق کی ضروریات پوری کرنے کے لیے خرچ کرنا ہے[26]۔

حضرت مسعود ملت کے معاشی افکار کی خوبصورتی اس جملے سے عیاں ہوتی ہے کہ حضور ﷺ نے اصل اہمیت مال کو نہیں بلکہ انسان کو دی ہے، جس فکر نے معیشت میں انقلاب برپا کیا ہے۔آپ ﷺ نے دولت کو انسان کی خادمہ قرار دیا ہے[27]۔جبکہ اس کے برعکس موجودہ نظام معیشت بالخصوص سرمایہ دارانہ نظام انسان کی بجائے مال سے محبت کو ترجیح دیتا ہے۔

بین الاقوامی سلسلہ اشاعت نمبر ۱۳ ''سید الشھدا'' کے عنوان سے ہے۔اس مقالہ کا متن ۳۸ اور حواشی ۲ صفحات پر مشتمل ہیں۔ حواشی کی تعداد ۷ ہے۔اس کتابچہ کے مطالعہ سے آپ کا شعری ذوق جھلکتا ہے، آپ نے سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے سلام کے شعری انداز میں اٹھارہ اشعار لکھے ہیں۔سلام کا مطلع اور مقطع درج ذیل ہے:

سلام اس پر جو اللہ کا شیر تھا — سلام اس پر جو مشرف باسلام ہو کر سہارا بنا

سلام اس پر جس کی شہادت رشک صد حیات ہے — سلام اس پر جس کی یاد وجہ سکون و طمانیت ہے[28]

مصنف سید الشہداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نثری انداز میں خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے آپ کو شہیدوں کے سردار، جانثاروں کے سرتاج، تاجدارِ دو عالم کے پیارے چچا اور رضاعی بھائی، غیور، نڈر، بہادر، سخی، خوش اخلاق اور دل نواز شخصیت جیسے دل پذیر القابات سے نوازا ہے۔

بین الاقوامی سلسلہ اشاعت نمبر ۱۶ کا عنوان ''رواداری'' ہے۔اس مقالہ کا متن ۱۳ اور حواشی تین صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں۔ حواشی کی تعداد ۵۲ ہے۔فاضل مصنف نے اسلام کے تصور رواداری کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا ہے۔جن میں چند ایک درج ذیل ہیں:

اسلام محبت اور پیار کا مذہب ہے، آشتی اور شانتی کا مذہب ہے، اسلام سب کا مذہب ہے، ہاں یہ سب کا ہے اور سب اس کے ہیں، قرآن حکیم سب کی کتاب ہے، اسلام میں جس خدا کا تصور ہے وہ رحمان اور رحیم ہے، ربّ

---

[26] ڈاکٹر مسعود احمد، مصطفوی نظام معیشت، ادارہ مسعودیہ، ناظم آباد، کراچی: ۱۹۹۶ام، ص:۱۱۔
Dr. Masood Aḥmed, Mustafvi Nizam-e-Maeeshat, Idara Masoodia, Karachi, P: 11.

[27] ڈاکٹر مسعود احمد، مصطفوی نظام معیشت، ادارہ مسعودیہ، ناظم آباد، کراچی: ۱۹۹۶ام، ص: ۱۲۔
Dr. Masood Aḥmed, Mustafvi Nizam-e-Maeeshat, Idara Masoodia, Karachi, P:12.

[28] ڈاکٹر مسعود احمد، سید الشہداء، ادارہ مسعودیہ، ناظم آباد، کراچی: ۱۹۹۶ام، ص: ۳۔
Dr. Masood Aḥmed, Syed-ud-Shuhadā, Idara Masoodia, Karachi, P: 3.

العالمین ہے، جہانوں کا پالنہار ہے۔قرآن کے جملہ تصورات میں عالمگیریت ہے، یہ دنیا قرآن کریم سے بہت دور چلی گئی ہے، خود مسلمان قرآن حکیم سے بہت دور چلے گئے۔ حضرت مسعود ملت نے فرانس کے فاضل سکالر ماریس بکایئے کی مشہور زمانہ کتاب " بائبل، قرآن اور سائنس" کا حوالہ دیا ہے۔ مصنف نے قرآن کے جلوے خود بھی دیکھے اور ہم کو بھی دکھائے اور بالآخر وہ مسلمان ہو گئے، یعنی اپنے گھر میں آ گئے، کیونکہ دین اسلام سب انسانوں کا دین ہے، جو اس سے دور ہے وہ اپنے گھر سے دور ہے[29]۔

بین الاقوامی سلسلہ اشاعت نمبر ز ۱۸ کا عنوان " سعادت" ہے۔اس مقالہ کا متن ۲۲ اور ۳۲ حواشی ۲ صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں۔ حواشی کی تعداد ۳۲ ہے۔فاضل مصنف نے اس کتابچہ میں سعادت مند شخص کی چند صفات ذکر کی ہیں۔اپنی خواہشات کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم ﷺ کے احکام کے تابع رکھنے والا، مقاصد حیات سے روشناس، ظاہری اور باطنی طہارت سے متصف، ارتکاب گناہ پر ندامت و شرمندگی کا احساس رکھنے والا اور نیکی پر مطمئن رہنے والا، عقل کے ساتھ عشق حقیقی کے شوق سے لبریز، ایمان و یقین سے صفات سے متصف شخص کو حضرت مسعود ملت نے " صاحب السعادۃ" کا لقب دیا ہے۔فکر مصنف کے شخصی ماخذ امام غزالی، شاہ ولی اللہ اور علامہ اقبال علیہم الرحمہ نظر آتے ہیں[30]۔

بین الاقوامی سلسلہ اشاعت نمبر ۱۹ کا عنوان " لباسِ حضور ﷺ" ہے۔اس مقالہ کا متن ۱۸ اور حواشی ۴ صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں۔ حواشی کی تعداد ۵۴ ہے۔

آپ تحریر فرماتے ہیں لباس انسانی فطرت کا تقاضا ہے چناں چہ جب حضرت آدم علیہ السلام جنتی لباس اتر گیا تو آپ نے جنت کے پتوں سے اپنے جسم کو چھپایا جس کا ذکر قرآنِ مجید میں ہے۔ حضرت مسعودِ ملت نے آیتِ قرانیہ سے استدلال کرتے ہوئے آیت ذکر فرمائی ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَ رِيْشًا وَ لِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ۭ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ [31]۔

[29] ڈاکٹر مسعود احمد، رواداری، ادارہ مسعودیہ، ناظم آباد، کراچی: ۱۹۹۶ء، ص: ۳۔
Dr. Masood Aḥmed, Rawadārī, Idara Masoodia, Karachi, P: 3.

[30] ڈاکٹر مسعود احمد، سعادت، ادارہ مسعودیہ، ناظم آباد، کراچی: ۱۹۹۶ء، ص: ۱۶۔
Dr. Masood Aḥmed, sa‘ādat, Idara Masoodia, Karachi, P: 16.

[31] سورۃ الاعراف: ۲۶۔

Al-Qur᾽ān: 7:26.

ترجمہ : ''اے آدم کی اولاد ! یقیناً ہم نے تم پر (ایسا) لباس اُتارا جو تمھارے شرم کے مقامات چھُپاتا ہے اور زینت کا ذریعہ ہے اور پرہیزگاری کا لباس ہی سب سے بہتر ہے۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔'' حضرت مسعودِ ملت نے لباس کے چار مقاصد بیان کیے ہیں:

۱۔ جسمانی ۲۔ اخلاقی ۳۔ قومی و مذہبی ۴۔ روحانی[32]۔

بین الاقوامی سلسلہ اشاعت نمبر ۲۰ ''نرمی و آسانی'' کے عنوان سے ہے۔ اس مقالہ کا متن ۲۲ اور حواشی ۴ صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں۔ حواشی کی تعداد ۲۰ ہے۔ آپ لکھتے ''ہیں اللہ نے اپنے بندوں پر جو کچھ فرض فرمایا، اس میں کتنی آسانیاں رکھی ہیں۔ کوئی سختی نہیں نرمی ہی نرمی ہے۔ نماز فرض کی تو بیمار کے لیے رعایت رکھی کہ بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے تو بیٹھ کر پڑھے، لیٹ کر پڑھ سکتا ہے تو لیٹ کر پڑھے، اشارے سے پڑھ سکتا ہے تو اشارے سے پڑھے، سو رہا ہے تو اٹھ کر پڑھ لے، خواتین کے خاص ایام میں نماز ہی معاف ہے، وضو کے لیے پانی نہ ملے تو مٹی ہی سے تیمّم کرلے الغرض کہیں سختی کی جھلک نظر نہیں آتی نرمی ہی نرمی ہے، روزہ فرض کیا تو بیمار کے لیے یہ رعایت رکھی کہ جب صحت یاب ہو جائے تو پھر رکھ لے روزہ رکھنے کے قابل ہی نہ رہا اور صحت سے مایوس ہو گیا تو روزے کے بدلے مسکین کو کھانا کھلادے، حج فرض کیا تو سب پر فرض نہ کیا اس پر فرض کیا جس کے پاس زاد راہ کے علاوہ گھر والوں کا خرچ بھی ہو، یہ نہیں کہ خود حج کرنے چلا جائے اور گھر والے بھوکے رہیں، غور فرمائیں جب فرض میں اتنی نرمی ہے تو نفل میں کتنی نرمی ہونی چاہیے، بعض لوگوں نے نفلوں میں وہ سختی کی کہ نفل فرض پر سبقت لے گئے''۔ (معاذاللہ)

اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے آسانی اور نرمی پیدا فرمائی ہم خود سختیاں اور دوریاں پیدا کرتے رہتے ہیں، زکوۃ فرض کی تو سب پر نہیں بلکہ اس پر جس کے پاس متعین رقم کا مال یا سونا چاندی یا متعین تعداد اور پیمائش کے مویشی اور زمین وغیرہ ہوں، رہنے کا گھر کتنا ہی قیمتی ہو زکوۃ نہیں، گھر کا سامان کتنا ہی قیمتی ہو زکوۃ نہیں، سواری کتنی ہی قیمتی ہو زکوۃ نہیں۔ یہ اللہ کا کرم نہیں تو اور کیا ہے وہاں تو نرمی ہی نرمی ہے ہم اپنی جان اور دوسروں کی جان پر سختیاں کرتے رہتے ہیں اور اگر دیکھا جائے تو اللہ پ کی طرف سے جو سختی آتی ہے وہ ہمیں پختہ کرتی چلی جاتی ہے، نرمی اللہ کو بھاتی ہے جس کو یہ مل گئی بڑی دولت مل گئی، جو اس سے محروم ہو گیا بڑی دولت سے محروم ہو گیا، نرمی پر وہ کچھ دیا جاتا ہے جو سختی پر نہیں دیا جاتا، نرمی انسان کی زینت و سنگھار ہے، نرمی سے محروم

---

[32] ڈاکٹر مسعود احمد، لباس حضور، ادارہ مسعودیہ، ناظم آباد، کراچی: ۱۹۹۶ء، ص: ۴،۵۔
Dr. Masood Aḥmed, Libaas, Idara Masoodia, Karachi, P: 4,5.

نیکی سے محروم، سُورَۃُ الَّیْلِ آیت نمبر ۸ میں ارشاد ہوتا ہے تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کر دیں گے، سُورَۃُ القَمَرِ کی متعدد آیات میں بار بار یہ اعلان ہوتا ہے ہم نے قرآن یاد کرنے کے لیے آسان فرمادیا تو ہے کوئی یاد کرنے والا۔

نرمی اور آسانی والے آرٹیکل کی ایک خاص بات یہ ہے کہ حضور مسعودِ ملت نے وہ بیس احادیثِ مبارکہ مع اردو اور انگریزی ترجمہ ذکر کی ہیں جن میں نرمی کی تاکید کی گئی ہے اور یہ وہ بیس احادیثِ مبارکہ ہیں جو حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اپنے فارسی مکتوبات شریف کے ذریعے اپنے ایک عزیز اور جہانگیر بادشاہ کے وزیر و امیر کو نرمی کی وصیت فرماتے ہوئے لکھیں[33]۔

بین الاقوامی سلسلہ اشاعت نمبر ۲۲ "تعظیمِ کتاب اللہ" کے عنوان سے ہے ۔ اس مقالہ کا متن ۲۳ صفحات پر پھیلا ہوا ہے ۔جو امید افزا، مبنی بر حق ہے، جس میں اخبارِ ماضی، اطلاع حال و استقبال ہیں۔اس کے معانی و مطالب پر مطلع ہونے پر قلب و ذہن کو لذتِ شوق نصیب ہوتی ہے، قرآن حکیم کتاب مصدق ہے جسے حضرت روح الامین جبرئیلِ نے نازل کیا اور جناب رسالت آب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی تعلیم دی، اس قدر موثر ہے کہ پہاڑ تھر تھرا جائیں ، کلام اپنی جامعیت و وسعت کے باوجود اس قدر خفیف کہ دل میں سما جاتا ہے، یہ انسانوں پر اللہ ، کی عظیم رحمت ہے، جو ازل سے محفوظ ہے، رازوں کا امین ہے، غم زدوں کے لیے باعث تسکین ہے، یہ کلام الٰہی اس میں ہر چیز کا روشن بیان ہے ، حکمت و دانائی سے بھرپور نورانیت سے مزین، منبع ہدایت اور باعث شفاء ہے علوم و معارف کا خزانہ، عظمت انسانی کا باعث اور یُسر کے پہلو کو دامن میں سموئے کائناتِ عالم کے لیے رحمت ہی رحمت ہے۔اس میں یقین ہی یقین ہے ،جس میں نصیحت ہی نصیحت ہے۔آپ تحریر فرماتے ہیں :

"یہ عزت والا قرآن ہے،اللہ نے بھیجا، جبرئیلِ امین علیہ اسلام نے اتارا ،حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے لکھوایا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے لکھا اور علما و صلحاؒ نے پھیلایا[34]"۔ اللہ عزت والا، اللہ کا رسول عزت والا، صحابہ کرام عزت والے ،علماء و صلحاء عزت والے ،پھر جس رات اترا اس کی یہ شان کہ ہزار مہینوں سے

---

[33] ڈاکٹر مسعود احمد، نرمی اور آسانی،ادارہ مسعودیہ، ناظم آباد، کراچی: ۱۹۹۶ام، ص: ۲۲۔
Dr. Masood Aḥmed, Narmī Aur Aasānī, Idara Masoodia, Karachi, P: 22.

[34] ڈاکٹر مسعود احمد، تعظیم کتاب اللہ،ادارہ مسعودیہ، ناظم آباد، کراچی: ۱۹۹۶ام، ص: ۱۳۔
Dr. Masood Aḥmed, Tazeem-e- Kitāb-ul-Allah, Idara Masoodia, Karachi, P:13.

افضل ہو ،تلاوت کی یہ شان کہ جب پڑھا جائے تو سننے والے خاموش رہیں اور جب تلاوت شروع کی جائے تو شیطان سے پناہ مانگی جائے، کتاب مبین کی یہ شان کہ جن وانس جمع ہو جائیں تو ایک آیت بھی نہ لا سکیں[35]"۔

خلاصہ بحث

مقالہ ہذا ڈاکٹر مسعود احمد صاحب علیہ الرحمہ کے تحریر کردہ رسائل کے علمی مطالعہ پر مشتمل ہے۔فاضل مصنف عصری و دینی علوم کے جامع تھے۔حضرت ایک علمی اور روحانی گھرانے سے تعلق کی بناپر ایک خاص حلقہ احباب رکھتے تھے اور اپنے متعلقین کی تربیت و اصلاح کا جذبہ دل میں رکھتے تھے۔موصوف نے متعدد موضوعات پر کتب و رسائل تصنیف کیے، جن میں سے چند کا تذکرہ زیر نظر مقالہ میں کیا گیا ہے۔موصوف اپنے محبین کی فکری و عملی اصلاح و تربیت کے لیے کوشاں رہتے تھے۔آپ کی تصانیف کا مرکزی موضوع تربیت ہے۔مسلکی تعصّبات سے بالاتر ہو کر آپ نے اپنے متوسلین کی فکر اور ان کے عمل کو اسلاف کے طرز زندگی کے قالب میں ڈھالنے کی سعی بلیغ کی۔حضرت کی تصانیف کا انداز نہایت سادہ اور عام فہم ہے۔اپنی فکر پر قرآن و سنت سے حتی المقدور استدلال کیا ہےاور سالکین کو با مقصد زندگی گزارنے کی ترغیب دی ہے۔آپ کی تعلیمات کا نچوڑ یہ ہے کہ ہر شخص کو اپنے اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوئے اپنی زندگی کو مفید اور با مقصد بنانا چاہیے۔یہی چیز ان کے مذکورہ رسائل سے عیاں ہوتی ہے جن پر اس مقالہ میں تبصرہ کیا گیا ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

[35] ایضاً، ص:۱۵۔

Ibid, P: 15